عرب جمہوریہ مصر — ۴ذی القعدۃ ۱۴۴۳ھ

وزارت اوقاف — ۳جون ۲۰۲۲ء

بھلائی اور نیکی کے راستے اَنیک ہیں

شریعتِ محمدی ﷺ کا ایک بہت بڑا امتیازی نشان یہ ہے کہ اس میں بھلائی اور نیکی کے لیے صرف ایک راہ نہیں رکھی گئی ہے، بلکہ سیکڑوں راہیں ہیں۔ اور ایسا کیوں نہ ہو جب کہ وہ سارے جہان کے لیے رحمت بن کر آئی ہے، جس میں انسانی فطرت وقدرت اور عمل کرنے کے سبھی امکانات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ اور ان کے لیے نیکی کی سبھی راہوں کو ہموار کر دیا گیا ہے۔ حدیثِ قدسی ہے: جب بندہ مجھ سے ایک بالِشت قریب ہوتا ہے تو (میری رحمت) اس سے ایک گز قریب ہو جاتی ہے اور جب وہ مجھ سے ایک گز قریب ہوتا ہے تو (میری رحمت) اس سے دو گز قریب ہو جاتی ہے۔ اگر وہ میرے پاس چل کر آتا ہے تو (میری رحمت) دوڑتے ہوئے اس کے پاس جاتی ہے!

نیکی کے بہت سے راستے ہیں، جن میں سے بعض کا تعلق محض عبادات سے ہے۔ ارشادِ نبوی ﷺ ہے: جب بندہ وضو کرتا ہے اور اچھا وضو کرتا ہے، پھر صرف نماز ادا کرنے کے لیے گھر سے نکلتا ہے، تو جو بھی وہ قدم اٹھاتا ہے اس کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کے نامۂ اعمال سے ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ پھر جب وہ نماز شروع کرتا ہے تو جب تک وہ نماز کی جگہ سے باہر نہیں آجاتا اس وقت تک فرشتے اس کے لیے رحمت وخیر کی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اور ہاں جب تک تم میں سے کوئی نماز کا انتظار کرتا ہے اس وقت تک وہ نماز میں ہی رہتا ہے۔ ایک دوسرے مقام پر نبی ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: جو شخص صبح وشام مسجد کا چکر لگاتا ہے تو جب بھی وہ مسجد کے لیے نکلتا ہے، اس کے بدلے اللہ تعالی جنت کی مہمانی لکھ دیتا ہے۔ اسی مفہوم میں ارشاد نبوی ﷺ ہے: پانچ نمازوں کا درمیانی وقفہ، ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کا درمیانی وقفہ اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان کا درمیانی وقفہ اس شخص کے لیے (صغیرہ) گناہوں سے کفارہ ہو جاتا ہے جو اس دوران

کبیرہ گناہوں سے بچتا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے حج کیا اور اس دوران نہ تو فحش باتیں کیں اور نہ ہی فسق فجور میں مبتلا ہوا تو وہ وہاں سے ایسے (گناہوں سے پاک ہو کر) واپس ہو گا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اسے جنا ہو!

جس کام کا نفع پورے معاشرے کو پہنچے وہ کام نیکی اور بھلائی کا ایک بہت بڑا راستہ ہے، جیسے کہ صدقات وخیرات کرنا، لوگوں کے سکھ دکھ میں کام آنا، پریشان حال کی پریشانی دور کرنا، اور لوگوں کو تکلیف دینے سے باز رہنا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: جس نے اپنی حلال روزی سے ایک کھجور کی قیمت بھر بھی مال صدقہ کیا– ہاں، خیال رہے کہ اللہ تعالی حلال روزی ہی قبول فرماتا ہے– تو اللہ تعالی خود اسے اپنے دستِ رحمت سے قبول فرماتا ہے، پھر اس صدقہ کرنے والے کے لیے اس کے اس عمل کو اسی طرح پہاڑ برابر بڑھا دیتا ہے جس طرح تم لوگ جانور کے چھوٹے بچے کو پال پوس کر بڑا کرتے ہو۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: نیکی کے راستے بہت زیادہ ہیں: (اللہ) کی پاکی بیان کرنا، اس کی حمد کے نغمے الاپنا، اس کی بڑائی کا ذکر کرنا، لا الہ الا اللہ کا ورد کرنا، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا، راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا، کسی بہرے آدمی کی سننے میں مدد کر دینا، کسی اندھے کو راستہ دکھا دینا، کسی چیز میں رہنمائی لینے والے کی رہنمائی کر دینا، کسی لاچار کا پیر بن جانا، کسی کمزور کی لاٹھی بن جانا۔ یہ سب اعمال تمھارے اپنے آپ پر صدقہ کرنے کی قبیل سے ہیں۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے: لوگوں کو تکلیف دینے سے باز آجانا ہی تمھارا اپنے آپ پر صدقہ کرنا ہے۔ یہ ساری احادیث اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ بھلائی اور نیکی کے راستے بہت زیادہ ہیں، جو کہ اللہ تعالی کی اپنے بندوں سے انتہائی محبت کا ثبوت ہیں۔

برادرانِ اسلام!

بھلائی کے نفع بخش راستوں میں ایک راستہ یہ ہے کہ حاجت مندوں کو کھانا کھلایا جائے، جو کہ سچے اور جنتی اہلِ ایمان کی عادتِ کریمہ ہے۔ جیسا کہ ان کی صفات کے بارے میں ارشاد باری تعالی ہے: "وَيُطۡعِمُونَ ٱلطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِۦ مِسۡكِينٗا وَيَتِيمٗا وَأَسِيرًا" "اور اللہ تعالی کی محبت میں کھانا کھلاتے ہیں مسکین، یتیم اور قیدیوں کو" [دہر:۸] ارشاد نبوی ﷺ ہے: اے لوگوں کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور رات میں نماز پڑھو جب کہ لوگ سو رہے ہوں؛ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ گے!

بہت ممکن ہے کہ یہ کھانا کھلانے کا ثواب ان نفل اعمال سے کہیں زیادہ بڑھ جائے جن کا نفع خود اپنی ذات تک ہی محدود رہتا ہے، خاص کر کے عام مصیبت کے وقت، جس میں ہمیں ایک دوسرے کے ساتھ کی، ایک دوسرے کی مدد کی اور ایک دوسرے سے کاندھے سے کاندھا ملا کر چلنے کی شدید ضرورت ہوتی ہے۔ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: کیا تمھیں معلوم ہے کہ تمھارا اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لیے جانا، بار بار حج کے لیے جانے سے ہزار درجہ بہتر ہے۔

ساتھ ہی ساتھ اس بات کو بھی ہم بتاتے چلیں کہ شریعتِ محمدی ﷺ میں ان تمام احکام کے ساتھ ساتھ لوگوں کے ہر طرح کے حالات کی بھی رعایت کی گئی ہے، ان کے ٹوٹے دلوں کو جوڑنے پر بھی خاص توجہ دلائی گئی ہے۔ لہذا اس نے ان کی استطاعت کے مطابق ان کے لیے نیکی اور بھلائی کے دروازے کھول دیے ہیں۔ اور ان تمام چیزوں میں جو سب سے اہم چیز ہے، وہ ہے اللہ تعالی کے ساتھ سچی نیت اور عمل میں اخلاص!

اے اللہ! ہمارے ملک مصر اور دنیا کے سبھی ملکوں کی حفاظت فرما!